واقعہ تہنیت

<"xml encoding="UTF-8?>

واقعہ تَہنیَت اس واقعے کی طرف اشارہ ہے جس میں پیغمبر اکرمؐ کے اصحاب، خاص کر پہلا اور دوسرا خلیفہ نے حجۃ الوداع کے موقع پر غدیر خم میں پیغمبر اکرمؐ کی طرف سے حضرت علیؑ کی ولایت اور جانشینی کی اعلان کے بعد مبارک بادی دی تھی۔جس میں وہاں موجود صحابہ خاص کر خلیفہ اول اور دوم کی طرف سے امام علیؑ کو مبارک باد پیش کی گئی۔ اس واقعے کو امام علیؑ کی امامت اور ولایت کی حقانیت پر دلیل قرار دی جاتی ہے جس کا اعلان پیغمبر خداؐ نے واقعہ غدیر میں حاجیوں کے مجمع سے خطاب کرتے ہوئے کیا تھا۔

مبارک بادی کی تعبیر

واقعہ تہنیت پیغمبر اکرمؐ کی مبارکبادی کے اس واقعے کی طرف اشارہ ہے جو 18 ذوالحجہ 10ھ غدیر خم میں پیغمبر اکرمؐ کی طرف سے حضرت علیؑ کی ولایت اور جانشینی کی اعلان کے بعد پیش آیا۔.[1] خلیفہ دوم نے

"بَخْ بَخْ لَک یا عَلِی أَصْبَحْتَ مَوْلَای وَ مَوْلَی کلِّ مُؤْمِنٍ وَ مُؤْمِنَة"

(اے علی بہت مبارک ہو آج میرے اور تمام مومن و مومنات کے مولا بن گئے)کہہ کر امام علیؑ کو مبارک باد دی۔[2] بعض منابع میں لفظ علی کی جگہ "ابن ابی طالب"[3] یا "امیرالمؤمنین"[4] آیا ہے۔ اسی طرح بعض منابع میں مؤمن اور مؤمنہ کی جگہ مسلم آیا ہے۔[5] احمد بن حنبل نے خلیفہ دوم کے جملے کو یوں نقل کیا ہے:

""حدثنا عبد اللّهِ حدثنی ابی ثنا عَفَّانُ ثنا حَمَّادُ بن سَلَمَةَ انا عَلِیُّ بن زَیْدٍ عن عَدِیِّ بن ثَابِتٍ (وابی‌هارون العبدی) عَنِ الْبَرَاءِ بن عَازِبٍ قال کنا مع رسول اللّهِ صلی الله علیه وسلم فی سَفَرٍ فَنَزَلْنَا بِغَدِیرِ خُمٍّ فنودی فِینَا الصَّلاَةُ جَامِعَةٌ وَکُسِحَ لِرَسُولِ اللّهِ صلی الله علیه وسلم تَحْتَ شَجَرَتَیْنِ فَصَلَّی الظُّهْرَ وَاَخَذَ بِیَدِ علی رضی الله عنه فقال اَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ انی اَوْلَی بِالْمُؤْمِنِینَ من اَنْفُسِهِمْ قالوا بَلَی قال اَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ انی اَوْلَی بِکُلِّ مُؤْمِنٍ من نَفْسِهِ قالوا بَلَی قال فَاَخَذَ بِیَدِ عَلِیٍّ فقال من کنت مَوْلاَهُ فعلی مَوْلاَهُ اللهم وَالِ من ولاه وَعَادِ من عَادَاهُ قال فَلَقِیَهُ عُمَرُ بَعْدَ ذلک فقال له هنیاء یا بن ابی طَالِبٍ اَصْبَحْتَ وَاَمْسَیْتَ مولی کل مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ""

(ترجمہ: اے ابوطالب کے بیٹے آپ کو مبارک ہو صبح و شام ہوگئی اور آپ مومن اور مومنہ کے مولا بن گئے)[6]
خطیب بغدادی کی کتاب تاریخ بغداد میں بھی اس بات کی طرف اشارہ ہوا ہے کہ عمر بن خطاب کی امیر المومنین کو مبارک بادی کے بعد آیہ اکمال نازل ہوئی۔[7]

حضرت علیؑ کو مبارک دینے والے ا صحاب

صحابہ میں سے ابوبکر، عمر بن خطاب، طلحہ اور زبیر نے غدیر خم میں حضرت علیؑ کو مبارک باد دی۔[8] بعض مصنفین کہتے ہیں کہ ابوبکر اور عمر نے یہ کام پیغمبر اکرمؐ کے حکم[9] اور اس تذکر کے بعد انجام دیا کہ اس کی مخالفت کفر کا سبب بنے گا۔[10] جبکہ بعض دوسرے منابع میں اس موقع پر خلیفہ دوم کی طرف سے اظہار مسرت کے ساتھ،[11] دوسروں سے بڑھ چڑھ کر حضرت علیؑ کو مبارک باد دینے[12] یا ان کو اس کام میں سب سے پہلے انجام دینے والا[13] یا انھیں اس کام میں سبقت لینے والوں میں سے[14] قرار دیا گیا ہے۔[یادداشت 1] اگرچہ بہت سارے منابع میں اس تہنیتی جملے کی نسبت عمر بن خطاب کی طرف دی گئی

ہے۔[15] لیکن بعض منابع میں آیا ہے کہ ابوبکر اور عمر نے ایک ساتھ مبارک باد دی تھی۔[16]

اسی طرح بعض دیگر کتب میں آیا ہے کہ حدیث تہنیت سید آل عدی[17] یا سید بنی عدی[18](خلیفہ دوم کا نسب بھی عدی بن کعب سے ملتا ہے۔[19]) یا بغیر نام کسی شخص [20] کے توسط سے نقل ہوئی ہے۔

ایک اور نقل کے مطابق خلیفہ دوم نے امام علیؑ کی ولایت کے اعلان کے بعد رسول خداؐ سے ایک ایسے جوان کا حوالہ دیتا ہے جس نے کہا کہ سوائے منافقین کے اس اعلان کی مخالفت کوئی نہیں کرے گا، اس موقع پر پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا وہ جوان جبرئیل تھا۔[21]

امام علیؑ کی امامت پر دلالت

خلیفہ دوم کی طرف سے امام علیؑ کو مبارک باد دینا حقیقت میں واقعہ غدیر میں پیغمبر اکرمؐ کی طرف سے حضرت علیؑ کی جانشینی[22] دوسروں پر امام علیؑ کی برتری[23] اور اعلمیت پر دلیل قرار دی جاتی ہے۔[24]

بعض منابع میں آیا ہے کہ امام علیؑ نے بعد میں خلیفہ اول سے ملاقات کے وقت اسی مطلب کو خلافت پر اپنی حقانیت کی دلیل قرار دیا ہے۔[25] فیض کاشانی کے مطابق خلیفہ دوم نے اس جملے کی ادائیگی کے بعد حضرت علیؑ کو امیرالمؤمنین کے عنوان سے سلام کیا۔[26]

یہ واقعہ کب پیش آیا

اکثر منابع کے مطابق صحابہ نے واقعہ غدیر میں پیغمبر اکرمؐ کی طرف سے امام علیؑ کی جانشینی کے اعلان کے بعد مبارک باد دی۔[27] ایک نقل کے مطابق امام علیؑ کی جانشینی کے علان کے بعد پیغمبر اسلامؐ نے حضرت علیؑ کے لئے ایک الگ خیمہ نصب کرنے اور تمام اصحاب کو ایک ایک کر کے آپؑ کو مابرک باد دینے کے لئے اس خیمے کے اندر جانے کا حکم دیا۔[28]

بعض منابع میں اس واقعے کو روز مباہلہ یا عقد اخوت کے ساتھ ربط دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ پیغمبر اکرمؐ کی طرف سے امام علیؑ کی جانشینی کے اعلان کے بعد عمر بن خطاب نے آپؑ کو مبارک باد دی۔[29]

حوالہ جات

1- امینی، الغدیر، 1416ھ، ج1، ص508۔

2. ہلالی، کتاب سلیم بن قیس، 1405ھ، ج2، ص829؛ فرات کوفی، تفسیر فرات الکوفی، 1410ھ، ص516؛ مفید، الارشاد، 1413ھ، ج1، ص177۔

3. التفسیر المنسوب الی الإمام العسکری، 1409ھ، ص112؛ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، 1417ھ، ج8، ص284؛ ابن عساکر، تاریخ دمشق، 1415ھ، ج42، ص233۔

4. خصیبی، الہدایۃ الکبری، 1419ھ، ص104۔

5. صدوق، الأمالی، 1376شمسی، ص2؛ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، 1417ھ، ج 8، ص284؛ ابن کثیر، البدایۃ و النہایۃ، 1407ھ، ج7، ص349۔

6. ابن حنبل، مسند احمد بن حنبل، 1416ھ، ج30، ص430۔

7. خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، 1417ھ، ج8، ص.284

8. حلی، العدد القویة، 1408ھ، ص183۔
9. التفسیر المنسوب الی الإمام العسکری، 1409ھ، ص112۔
10. ہلالی، کتاب سلیم بن قیس، 1405ھ، ج2، ص 829۔
11. اربلی، کشف الغمۃ، 1381ھ، ج1، ص237۔
12. مفید، الارشاد، 1413ھ، ج1، ص177؛ طبرسی، إعلام الوری، 1390ھ، ص133۔
13. مفید، مسار الشیعۃ، 1422ھ، ص44؛ بحرانی، مدینۃ معاجز، 1413ھ، ج2، ص269۔
14. ابن طاووس، طرف من الأنباء و المناقب، 1420ھ، ص362۔
15. ہلالی، کتاب سلیم بن قیس، 1405ھ، ج2، ص829؛ التفسیر المنسوب الی الإمام العسکری، 1409ھ، ص112؛ خصیبی، الہدایۃ الکبری، 1419ھ، ص104؛ صدوق، الأمالی، 1376شمسی، ص2؛ مفید، الارشاد، 1413ھ، ج1، ص177۔
16. امینی، الغدیر، 1416ھ، ج1، ص512۔
17. شامی، الدر النظیم، 1420ھ، ص444۔
18. دیلمی، غرر الاخبار، 1427ھ، ص356۔
19. ابن عبدالبر، الاستیعاب، 1412ھ، ج3، ص1144۔
20. فرات کوفی، تفسیر فرات الکوفی، 1410ھ، ص516۔
21. شامی، الدر النظیم، 1420ھ، ص253۔
22. کراجکی، کنز الفوائد، 1410ھ، ج2، ص 96۔
23. شامی، الدر النظیم، 1420ھ، ص268۔
24. دیلمی، غرر الاخبار، 1427ھ، ص349۔
25. دیلمی، ارشاد القلوب، 1412ھ، ج2، ص264؛ خصیبی، الہدایۃ الکبری، 1419ھ، ص103 – 104۔
26. فیض کاشانی، نوادر الأخبار، 1371شمسی، ص166۔
27. ہلالی، کتاب سلیم بن قیس، 1405ھ، ج2، ص 828- 829؛ التفسیر المنسوب الی الإمام العسکری، 1409ھ، ص112؛ فرات کوفی، تفسیر فرات الکوفی، 1410ھ، ص516؛ صدوق، الأمالی، 1376شمسی، ص2؛ مفید، الارشاد، 1413ھ، ج1، ص175؛ ابن عساکر، تاریخ دمشق، 1415ھ، ج42، ص234۔
28. ہلالی، کتاب سلیم بن قیس، 1405ھ، ج2، ص 829؛ مفید، الارشاد، 1413ھ، ج1، ص176؛ طبرسی، إعلام الوری، 1390ھ، ص132۔
29. ابن بطریق، عمدۃ عیون، 1407ھ، ص169؛ ابن شاذان، الروضۃ، 1423ھ، ص 76– 77؛ اربلی، کشف الغمۃ، 1381ھ، ج1، ص328۔
30. نوٹ
31. وَ أَظْهَرَ عُمَرُ بِذَلِكَ سُرُوراً كَامِلًا وَ قَالَ فِيمَا قَالَ بَخْ بَخْ لَكَ يَا عَلِيُّ أَصْبَحْتَ مَوْلَايَ وَ مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَ مُؤْمِنَةٍ

مآخذ

- ابن بطریق، یحیی بن حسن، عمدۃ عیون صحاح الأخبار فی مناقب إمام الأبرار، قم، جامعہ مدرسین، 1407ھ۔

- ابن حنبل، احمد بن محمد، مسند الإمام أحمد بن حنبل، تحقیق عبدالله بن عبدالمحسن ترکی و دیگران، بیروت، مؤسسة الرسالة، 1416هـ.
- ابن شاذان قمی، شاذان بن جبرئیل، الروضة فی فضائل أمیر المؤمنین علی بن أبی طالب(ع)، تحقیق علی شکرچی، قم، مکتبة الأمین، 1423هـ.
- ابن طاووس، علی بن موسی، طرف من الأنباء و المناقب، تحقیق قیس عطار، مشهد، تاسوعا، 1420هـ.
- ابن عبدالبر، یوسف بن عبدالله، الاستیعاب فی معرفة الاصحاب، تحقیق علی محمد البجاوی، بیروت، دارالجیل، 1412هـ.
- ابن عساکر، علی بن حسن، تاریخ مدینة دمشق و ذکر فضلها و تسمیة من حلها من الأماثل أو اجتاز بنواحیها من واردیها و أهلها، تحقیق علی شیری، بیروت، دارالفکر، 1415هـ.
- ابن کثیر، اسماعیل بن عمر، البدایة و النهایة، بیروت، دارالفکر، 1407هـ.
- اربلی، علی بن عیسی، کشف الغمة فی معرفة الأئمة، تحقیق هاشم رسولی محلاتی، تبریز، بنی هاشمی، 1381هـ.
- امینی، عبد الحسین، الغدیر فی الکتاب و السنة و الأدب، قم، مرکز الغدیر للدراسات الاسلامیه، 1416هـ.
- بحرانی، سید هاشم بن سلیمان، مدینة معاجز الأئمة الإثنی عشر، قم، مؤسسة المعارف الإسلامیة، 1413هـ.
- التفسیر المنسوب الی الامام ابی محمد الحسن بن علی العسکری(ع)، تحقیق مدرسه امام مهدی(عج)، قم، 1409هـ.
- حسکانی، عبیدالله بن عبدالله، شواهد التنزیل لقواعد التفضیل، تهران، وزارت فرهنگ و ارشاد اسلامی، 1411هـ.
- حلی، علی بن یوسف بن المطهر، العدد القویة لدفع المخاوف الیومیة، قم، کتابخانه آیة الله مرعشی نجفی، 1408هـ.
- خصیبی، حسین بن حمدان، الهدایة الکبری، بیروت، البلاغ، 1419هـ.
- خطیب بغدادی، احمد بن علی، تاریخ بغداد، تحقیق مصطفی عبد القادر عطا، بیروت، دارالکتب العلمیة، 1417هـ.
- دیلمی، حسن بن محمد، إرشاد القلوب إلی الصواب، قم، الشریف الرضی، 1412هـ.
- دیلمی، حسن بن محمد، غرر الاخبار و دُرَر الآثار فی مناقب ابی الائمة الاطهار، تحقیق اسماعیل ضیغم، قم، دلیل ما، 1427هـ.
- شامی، یوسف بن حاتم، الدر النظیم فی مناقب الأئمة اللهامیم، قم، جامعه مدرسین، 1420هـ.
- صدوق، محمد بن علی، الأمالی، تهران، کتابچی، چاپ ششم، 1376هجری شمسی.
- طبرسی، فضل بن حسن، إعلام الوری بأعلام الهدی، تهران، اسلامیه، چاپ سوم، 1390هـ.
- فیض کاشانی، محمد محسن، نوادر الأخبار فیما یتعلق بأصول الدین، تهران، مؤسسه مطالعات و تحقیقات فرهنگی، 1371هجری شمسی.
- کراجکی، محمد بن علی، کنز الفوائد، تحقیق عبدالله نعمة، قم، دارالذخائر، 1410هـ.
- کوفی، فرات بن ابراهیم، تفسیر فرات الکوفی، تحقیق محمدکاظم، تهران، وزارت فرهنگ و ارشاد اسلامی، مؤسسة الطبع و النشر، 1410هـ.

- مجلسی، محمدباقر، بحارالأنوار الجامعة لدرر أخبار الأئمة الأطهار، بیروت، دار إحیاء التراث العربی، چاپ دوم، 1403ھ.
- مفید، محمد بن محمد بن نعمان، الإرشاد فی معرفة حجج الله علی العباد، قم، کنگره شیخ مفید، 1413ھ.
- مفید، محمد بن محمد بن نعمان، مسار الشیعة فی مختصر تواریخ الشریعة، چاپ شده در «مجموعة نفیسة فی تاریخ الأئمة(ع)»، بیروت، دارالقاری، 1422ھ.
- ہلالی، سلیم بن قیس، کتاب سلیم بن قیس الہلالی، تحقیق محمد انصاری زنجانی خوئینی، قم، الہادی، 1405ھ.